روزنامہ
FD-10 ٹیلی فون نمبر 047-6213029
الفضل
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
ہفتہ 18 دسمبر 2010ء 11 محرم 1432 ہجری 18 فتح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 256

جوامع الکلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے ہیں یعنی مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ طاقت اور حکمت عطا فرمائی ہے کہ میرا کلام باوجود مختصر ہونے کے وسیع ترین معانی کا حامل ہوتا ہے اور میرے منہ سے نکلے ہوئے چھوٹے چھوٹے کلمات بھی بڑے بڑے علوم کا خزانہ ہوتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد حدیث نمبر:812)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آخری مقام میں انسان ایسا احساس کرتا ہے کہ گویا بہت سے پاک پانیوں سے اس کو دھوکر اور نفسانیت کا بکلی رگ وریشہ اس سے الگ کر کے نئے سرے اس کو پیدا کیا گیا اور پھر رب العالمین کا تخت اس کے اندر بچھایا گیا اور خدائے پاک وقدوس کا چمکتا ہوا چہرہ اپنے تمام دلکش حسن و جمال کے ساتھ ہمیشہ کے لئے اس کے سامنے موجود ہوگیا ہے مگر ساتھ اس کے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ دونوں آخری درجہ بقا اور لقا کے کسبی نہیں ہیں بلکہ وہبی ہیں اور کسب اور جدوجہد کی حد صرف فنا کے درجہ تک ہے اور اسی حد تک تمام راست باز سالکوں کا سیر وسلوک ختم ہوتا ہے اور دائرہ کمالات انسانیہ کا اپنے استدارت تامہ کو پہنچتا ہے اور جب اس درجہ فنا کو پاک باطن لوگ جیسا کہ چاہئے طے کر چکتے ہیں تو عادت الٰہیہ اسی طرح پر جاری ہے کہ یک دفعہ عنایت الٰہی کی نسیم چل کر بقا اور لقا کے درجہ تک انہیں پہنچا دیتی ہے۔

اب اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ اس سفر کی تمام صعوبتیں اور مشقتیں فنا کی حد تک ہی ہیں اور پھر اس سے آگے گزر کر انسان کی سعی اور کوشش اور مشقت اور محنت کو دخل نہیں کہ بلکہ وہ محبت صافیہ جو فنا کی حالت میں خداوند کریم وجلیل سے پیدا ہوتی ہے الٰہی محبت کا خود بخود اس پر ایک نمایاں شعلہ پڑتا ہے جس کو مرتبہ بقا اور لقا سے تعبیر کرتے ہیں اور جب محبت الٰہی بندہ کی محبت پر نازل ہوتی ہے تب دونوں محبتوں کے ملنے سے روح القدس کا ایک روشن اور کامل سایہ انسان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے اور لقا کے مرتبہ پر اس روح القدس کی روشنی نہایت ہی نمایاں ہوتی ہے اور اقتداری خوارق جن کا ابھی ہم ذکر کر آئے ہیں اسی وجہ سے ایسے لوگوں سے صادر ہوتے ہیں کہ یہ روح القدس کی روشنی ہر وقت اور ہر حال میں ان کے شامل حال ہوتی ہے اور ان کے اندر سکونت رکھتی ہے اور وہ اس روشنی سے کبھی اور کسی حال میں جدا نہیں ہوتے اور نہ وہ روشنی ان سے جدا ہوتی ہے۔ وہ روشنی ہر دم ان کے تنفس کے ساتھ نکلتی ہے اور ان کی نظر کے ساتھ ہر یک چیز پر پڑتی ہے۔ اور ان کی کلام کے ساتھ اپنی نورانیت لوگوں کو دکھلاتی ہے اسی روشنی کا نام روح القدس ہے مگر یہ حقیقی روح القدس نہیں حقیقی روح القدس وہ ہے جو آسمان پر ہے یہ روح القدس اس کا ظل ہے جو پاک سینوں اور دلوں اور دماغوں میں ہمیشہ کے لئے آباد ہو جاتا ہے اور ایک طرفۃ العین کے لئے بھی ان سے جدا نہیں ہوتا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5ص 71)

جلسہ سالانہ قادیان سے
حضور انور کا خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن سے جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 28 دسمبر 2010ء کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3:30 بجے اختتامی خطاب ارشاد فرمائیں گے۔ جو کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ احباب کرام نوٹ فرمالیں اور استفادہ فرمائیں۔

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

تعارف کتب

ماں کا پیغام ۔ بچوں کے نام

شاعرہ ۔ ارشاد عرشی ملک

''ماں کا پیغام ۔ بچوں کے نام'' ارشاد عرشی ملک کا پانچواں شعری مجموعہ ہے۔ اس سے قبل ان کے چار شعری مجموعے۔ (i) تیرے در کے فقیر ہیں مولا (2001ء)۔ (ii) پل صراط پر ایک قدم (2003ء)۔ (iii) فریاد درد (2005ء)۔ اور (iv) بھرے شہر میں بن باس (2008ء)۔ شائع ہو چکے ہیں جن کو ادبی حلقوں میں کافی پذیرائی ملی۔ موجودہ مجموعے کے نام سے بظاہر لگتا ہے کہ یہ شاید اطفال اور ناصرات کی دلچسپی اور تربیت کے لئے لکھا گیا ہو لیکن اس کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ محترمہ عرشی ملک صاحبہ نے پہلے (100) صفحات میں ''شاہنامہ احمدیت'' کے موضوع پر مختلف عناوین کے تحت ''منظوم تاریخ احمدیت'' قلم بند کردی ہے۔ عرشی ملک صاحبہ نے اعتراف عجز و کم مائیگی کے بعد ''حالات قبل از بعثت حضرت مسیح موعودؑ'' ۔ ''حضرت مسیح موعود کی آمد''۔ ''حضرت مسیح موعود کا قلمی جہاد''۔ ''براہین احمدیہ''۔ ''خلعت ماموریت سے سرفرازی''۔ ''دوسری شادی اور ایک مبارک خاندان کی بنیاد''۔ ''پیشگوئی مصلح موعودؓ''۔ ''پنڈت لیکھرام''۔ ''حقیقۃ الوحی''۔ نیز ''صاحبزادہ عبداللطیف'' کے عناوین پر نظموں کے علاوہ بھی متعدد جماعتی موضوعات پر طویل اور اثر انگیز نظمیں لکھی ہیں۔

''ماں کا پیغام ۔ بچوں کے نام'' میں عرشی ملک نے انگریزی اور چینی ادب کی بعض منظومات کے مرکزی خیال سے متاثر ہو کر آزاد نظمیں لکھی ہیں اور ان کو اس مجموعے میں شامل کیا گیا ہے۔ بعض سماجی اور معاشرتی مسائل کو بھی عرشی صاحبہ نے اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے۔ جن میں شادی بیاہ کے گیت۔ میڈیا کے نام اور بری رسوم کو ترک کرنے کے بارے میں نظمیں شامل ہیں۔ ''ماں کا پیغام ۔ بچوں کے نام'' میں شاعرہ نے اولاد خصوصاً بیٹیوں کے لئے نصائح کے ساتھ ساتھ ہلکے پھلکے انداز میں چند مزاحیہ نظمیں بھی شامل کی ہیں۔

ارشاد عرشی ملک صاحبہ کا کلام مختلف ملکی اخبارات و رسائل کی زینت بنتا رہتا ہے۔ اس مجموعے کی ایک منفرد خوبی یہ بھی ہے کہ شاعرہ نے اپنی کئی نظمیں حضور پُرنور کی خدمت اقدس میں لندن ارسال کیں اور حضور انور کی طرف سے خوشنودی کی سند لئے ہوئے آپ کے خطوط کو عرشی ملک جی نے اپنے اس مجموعے میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ زیرنظر مجموعہ زیادہ تر نظموں پر مشتمل ہے اور نظم کے مسلسل مضمون سے ایک دو شعر نمونے کے لئے نکالنا خاصا مشکل کام ہوتا ہے۔ تاہم قارئین الفضل کے لئے چند اشعار پیش ہیں۔

مری جاں تجھ سے ہجرت کی تو کچھ ایسا لگا ہم کو
کہ جیسے پھول کو کرنی پڑے مہکار سے ہجرت
ضروری تو نہیں ہر ایک کے پاؤں میں چھالے ہوں
دلوں میں آبلے پڑتے ہیں جب ہو یار سے ہجرت

....

تہمت عشق پر ناز ہم نے کیا، یہ تو تمغہ ہے ہم عاشقوں کے لئے
سر بچایا نہیں بارشِ سنگ سے، آئینے وقف ہیں پتھروں کے لئے
بہتے پانی پہ پابندیاں مت لگا، فکر کے طائروں پر نہ پہرے بٹھا
کوئی رستہ تو رہنے دے ظالم کھلا، میرے جذبوں کی جولانیوں کے لئے

....

کام کیا کیا نہ محبت کا نشہ کرتا ہے
سجدۂ شوق کو مقتل میں ادا کرتا ہے
رُخ محبوب کو جب دیکھ لیا کرتا ہے
دل کی جولانیاں مت پوچھ کہ کیا کرتا ہے

....

ہم تو خوشبو کی طرح پھیلے جہاں میں چار سُو
تم مقید ہو گئے پر نفس کے زندان میں

....

یہ دنیا سرائے فانی ہے موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کا سامنا ہر شخص کو کرنا ہے۔ ارشاد عرشی کے یہ شعر بھی دیکھئے۔

اونچے کئی چوبارے پُرکھوں نے جو اُسارے
اب ڈھے گئے ہیں سارے، دنیا سرائے فانی

....

بچھونے نرم، پہلو سے یکا یک کھنچ گئے عرشی
بدن اب خاک پر تنہا پڑا ہے موت کی زد میں

تین صد صفحات پر مشتمل، خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ بامقصد اور اصلاحی شاعری کا حامل یہ مجموعہ ارشاد عرشی ملک نے اسلام آباد سے شائع کروایا ہے جو احمدیہ لٹریچر میں مفید اضافہ ہے۔

(الف ۔ ن ۔ ع)

گنجا عقاب

(Bald Eagle)

یہ عقاب گنجا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اس کے سر اور گردن پر سیاہی مائل بال ہوتے ہیں جو بالغ ہونے پر سفید ہو جاتے ہیں۔

غزل

ہے زخم کی یا زخم کے مرہم کی کوئی بات
کیا اور بھی ہے قصہ آدم کی کوئی بات

چھایا ہے ہر اک سمت گھٹا ٹوپ اندھیرا
پھر چھیڑ کسی نور مجسم کی کوئی بات

وہ نور کہ ہے باعث تخلیق دو عالم
ہاں ہاں اُسی سرکار دو عالمؐ کی کوئی بات

مانوس ہے دل زخم غم عشق سے اتنا
اب درد کا ماتم ہے نہ مرہم کی کوئی بات

شاید کرم خاص کا دریا ہی اُمڈ آئے
سن لے وہ اگر دیدۂ پُرنم کی کوئی بات

آزردہ ہیں وہ خود بھی ضرور ان سے کسی نے
چھیڑی ہے مرے گریہ پیہم کی کوئی بات

لرزاں دل صد چاک میں امید بہت ہے
سن کر گل صد برگِ سے شبنم کی کوئی بات

نازک ہے بہت سانس کی اٹکی ہوئی ڈوری
یہ بات ہے اب ایک کہ دو دم کی کوئی بات

جانا ہی ہے جب منزل جاناں پہ تو واعظ
مت چھیڑ کسی پیچ کسی خم کی کوئی بات

محمودؔ گدائے شہِ بطحاؐ کی زباں پر
دارا کی حکایت ہے نہ اب جم کی کوئی بات

لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمود الحسن

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

سو سال پہلے 1910ء میں وفات پانے والے
رفقائے حضرت مسیح موعود کا ذکر خیر

خدائے بزرگ و برتر نے حضرت اقدس مسیح موعود کو جو پاک لوگ عطا فرمائے اور پھر ان وجودوں کو جو عظیم قربانیاں کرنے کی توفیق دی، آج ہم انہیں مخلص و عظیم المرتبت رفقاء حضرت مسیح موعود کی قربانیوں کا پھل کھا رہے ہیں، یہ لوگ اپنا وقت گزار کر اپنے خدا کے حضور حاضر ہو چکے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے فرمان:

''کس قدر افسوس کا مقام ہوگا اگر اپنی جماعت کے ان لوگوں کو فراموش کر دیا جاوے جو انتقال کر گئے ہیں''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 156)

کے مطابق 1910ء میں وفات پانے والے چند رفقاء احمد کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی

یکے از 313 رفقاء حضرت حاجی حکیم مولوی فضل الدین صاحب ولد مکرم کرم الدین صاحب بھیرہ کے رہنے والے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بچپن کے ساتھیوں میں سے تھے۔ حضرت مسیح موعود جب حضرت خلیفہ اول کی عیادت کے لیے 1888ء میں جموں تشریف لے گئے تھے، اس بیماری کی اطلاع حضرت اقدس کی خدمت میں حضرت حکیم صاحب نے ہی دی تھی۔

قیام احمدیت سے پہلے ہی حضور سے وابستگی تھی، حضور کے دعویٰ بیعت کے ساتھ ہی حضور کی غلامی میں آ گئے اور اخلاص و وفا میں بہت ترقی کی جس کا ذکر حضرت اقدس نے اپنی بعض کتب میں فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''از انجملہ اخویم حکیم فضلدین بھیروی ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح جس قدر مجھ سے محبت اور اخلاص اور حسن ارادت اور اندرونی تعلق رکھتے ہیں میں اُس کے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ وہ میرے سچے خیر خواہ اور دلی ہمدرد اور حقیقت شناس مرد ہیں۔ بعد اس کے جو خدا تعالیٰ نے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے مجھے توجہ دی اور اپنے الہامات خاصہ سے اُمیدیں دلائیں میں نے کئی لوگوں سے اس اشتہار کے لکھنے کا تذکرہ کیا کوئی مجھ سے متفق الرائے نہیں ہوا۔ لیکن میرے یہ عزیز بھائی بغیر اس کے کہ میں ان سے ذکر کرتا خود مجھے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے محرک ہوئے اور اُس کے اخراجات کے واسطے اپنی طرف سے سو روپیہ دیا۔ میں اُن کی فراست ایمانی سے متعجب ہوں کہ اُن کے ارادے کو خدا تعالیٰ کے ارادے سے توارد ہوگیا۔ وہ ہمیشہ در پردہ خدمت کرتے رہتے ہیں اور کئی سو روپیہ پوشیدہ طور پر محض ابتغاءً لمرضات اللہ اس راہ میں دے چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے''۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 38،39)

اسی طرح حضور نے اپنی کتاب ''ازالۂ اوہام'' میں آپ کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''حبّی فی اللہ حکیم فضل دین صاحب بھیروی۔ حکیم صاحب اخویم مولوی حکیم نورالدین کے دوستوں میں سے ان کے رنگ اخلاق سے رنگین اور بہت با اخلاص آدمی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ان کو اللہ اور رسول سے سچی محبت ہے اور اسی وجہ سے وہ اس عاجز کو خادم دین دیکھ کر حبّ للہ کی شرط بجا لا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں دین کی حقانیت کے پھیلانے میں اسی عشق کا وافر حصہ ملا ہے جو تقسیم ازلی سے میرے پیارے بھائی حکیم نورالدین صاحب کو دیا گیا ہے، وہ اس سلسلہ کے دینی اخراجات بنظر غور دیکھ کر ہمیشہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ چندہ کی صورت پر کوئی ان کا احسن انتظام ہو جائے چنانچہ رسالہ فتح اسلام جس میں معارف دینیہ کی پنج شاخوں کا بیان ہے انہیں کی تحریک اور مشورہ سے لکھا گیا تھا۔ ان کی فراست نہایت صحیح ہے۔ وہ بات کی تہ تک پہنچتے ہیں اور ان کا خیال ظنون فاسدہ سے مصفّٰی اور مزکّٰی ہے۔ رسالہ ازالہ اوہام کے طبع کے ایام میں دو سو روپیہ ان کی طرف سے پہنچا اور ان کے گھر کے آدمی بھی ان کے اس اخلاص سے متاثر ہیں اور وہ بھی اپنے کئی زیورات اس راہ میں محض للہ خرچ کر چکے ہیں۔ حکیم صاحب موصوف نے باوجود ان سب خدمات کے جو ان کی طرف سے ہوتی رہتی ہیں خاص طور پنج روپے ماہواری اس سلسلہ کی تائید میں دینا مقرر کیا۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 523)

قادیان کی طرف ہجرت

حضرت اقدس کی غلامی میں آنے کے بعد آپ بھی قادیان چلے آئے اور یہیں دُھونی رما کے بیٹھ گئے اور پھر ساری زندگی اس در پر بیٹھے رہے۔ آپ کے متعلق لکھا ہے:

''ایک دن حکیم فضل دین صاحب نے عرض کیا کہ حضور میں یہاں نکما بیٹھا کیا کرتا ہوں، حکم ہو تو بھیرہ چلا جاؤں، وہاں درس قرآن کریم ہی کروں گا۔ یہاں مجھے بڑی شرم آتی ہے کہ میں حضور کے کسی کام نہیں آتا اور شاید بیکار بیٹھنے میں کوئی معصیت نہ ہو۔ فرمایا

آپ کا یہاں بیٹھنا ہی جہاد ہے اور یہ بیکاری ہی بڑا کام ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 301)

حضرت اقدس سے قرآن کریم پڑھنا

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں:

''ایک دفعہ حکیم فضل دین صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ حضور مجھے قرآن پڑھایا کریں۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ وہ چاشت کے قریب (بیت) مبارک میں آجاتے اور حضرت صاحب ان کو قرآن مجید کا ترجمہ تھوڑا سے پڑھا دیا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ چند روز ہی جاری رہا، پھر بند ہوگیا۔ عام درس نہ تھا، صرف سادہ ترجمہ پڑھاتے تھے۔ یہ ابتدائی زمانہ مسیحیت کا واقعہ ہے۔''

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 110،111)

غلام دستگیر قصوری کی طرف بطور سفیر

جو لوگ حضرت اقدس کے ساتھ مباہلہ کے نتیجے میں ہلاک ہوئے ان میں ایک نام غلام دستگیر قصوری کا بھی ہے۔ حضور نے حضرت حکیم صاحب کو ان کی طرف بطور سفیر روانہ فرمایا تھا۔

(الفضل 24 ستمبر 1943ء صفحہ 3)

چشم پوشی کی عادت

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان فرماتے ہیں:

''ابتداء میں حضرت مسیح موعود براہ راست خود پریس کی نگرانی / انتظام فرماتے تھے لیکن جوں جوں آپ کی مصروفیت بہت بڑھتی گئی اور حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی ہجرت کر کے قادیان تشریف لے آئے تو آپ نے پریس کا انتظام حکیم صاحب کے سپرد کر دیا۔ پریس کا کام مرزا اسماعیل بیگ صاحب اور ان کے بھائی بند کرتے تھے۔ مرزا اسماعیل بیگ حضرت صاحب کی خدمت میں ایک عرصہ دراز سے بطور خادم کام کرتا تھا..... لیکن جب یہ کاروبار انتظامی حیثیت سے حکیم صاحب کے سپرد ہوا تو حالات میں یکدفعہ پلٹا ہوا۔ حکیم صاحب کے لئے کام نیا تھا مگر ان کی تاجرانہ فراست اور تجربہ کاری نے جلد اس کام کے مالی پہلوؤں کو سمجھ لیا، انھوں نے اپنی انتہائی اقتصادی اور انتظامی تجربہ کاری سے کام لینا چاہا۔

گو حکیم صاحب قبلہ بہت ہی متحمل مزاج اور سیر چشم واقعہ ہوئے تھے اور ہر طرح نرمی اور لطف کا برتاؤ کرتے مگر آزادی اور پابندی بھی آخر کچھ فرق رکھتی ہے، رواداری اور چشم پوشی کا پیمانہ لبریز ہوگیا اور حکیم صاحب کے تحمل و بردباری کی حد سے بات باہر ہوگئی، وہ نہایت افسوس کے ساتھ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شکایت کی کہ ...تنگ کرتے ہیں، یہ غلطی کرتے ہیں، وہ تکلیف دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے نہایت توجہ سے ان شکایات کو سنا اور حضرت حکیم صاحب غالبًا سمجھتے تھے کہ کوئی سخت سزا کا حکم فرمایا جائے گا لیکن آپ نے ساری روداد سن کر فرمایا

حکیم صاحب! باہمیں مردمان بباید ساخت

دوسرے بھی تو آدمی ہی ہوں گے اگر یہ کسی اعلیٰ درجہ کے کام کے اہل ہوتے تو یہ کام ہی کیوں کرتے، یہ کئی برسوں سے میرے پاس کام کرتے آئے ہیں۔ آخر کام ہوتا ہی آیا ہے، یہ پرانے لوگ ہیں آپ چشم پوشی سے کام لیا کریں۔ حکیم صاحب اور دوسرے لوگوں کے ایمان میں جو ترقی ہو سکتی تھی وہ ظاہر ہے اور حکیم صاحب کو جو سبق اس شکایت سے حاصل ہوا اُس نے مدۃ العمر انہیں شکایت کرنے سے باز رکھا اور باوجود یکہ انہیں بعض اوقات سخت تکلیف ہوتی تھی مگر وہ نہایت عالی حوصلگی اور صبر سے کام لیتے تھے، خادموں سے حسن سلوک کے متعلق یہ شکایت انہیں اکسیر بنا گئی۔''

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 353-351 از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب)

شادیاں

حضرت حکیم صاحب نے تین شادیاں کیں۔ آپ کی پہلی دو بیویاں بے اولاد تھیں لہٰذا حضرت اقدس نے خود آپ کے تیسرے رشتے کی تجویز فرمائی اور اس سلسلے میں اپنے ایک رفیق حضرت میاں شادی خان صاحب سیالکوٹی یکے از 313 (وفات 19 مارچ 1928ء) کو تحریر فرمایا:

''محبی اخویم حکیم فضل دین صاحب باوجود دو شادیوں کے اب تک بے اولاد ہیں..... آپ کو معلوم ہے کہ کس قدر وہ شریف اور صالح ہیں اور متقی، حافظ قرآن اور علم دین میں خوب ماہر ہیں اور واقعی مولوی ہیں۔ علاوہ ان تمام امور کے دنیوی جمعیت رکھتے ہیں، صاحب املاک و جائداد ہیں''۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر پنجم صفحہ 139)

طاعون سے شفا پانا

حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ بیان کرتے ہیں:

''طاعون کے ایام میں ہی ایک روز حکیم فضل الدین صاحب بھیروی کو بخار ہوگیا..... میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کو اطلاع دی کہ مولوی

فضل الدین صاحب بہت گھبرا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے طاعون ہوگئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ:
''ہمارے گھر میں تو اب بالکل جگہ نہیں ہے۔ چھوٹے سے گھر میں کئی خاندان گزر کر رہے ہیں، آپ ان کو کہیں کہ (-) مبارک بھی ہمارے دار ہی میں شامل ہے، اس میں آ کر ڈیرہ لگا لیں''۔
میں اُسی وقت حکیم صاحب کے پاس گیا اور ان کا بستر وغیرہ خود اٹھا کر لے آیا۔ وہ (-) میں آ کر لیٹ رہے۔ قریباً عشاء کے وقت ان کو نیند آ گئی اور وہ سو گئے۔ صبح کو بخار کا نام ونشان نہ رہا اور حکیم صاحب تندرست ہوگئے۔ یہ حضور کے احیاء موتی کی ایک اور مثال ہے جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی''۔

(الحکم 7/اگست 1938ء)

آپ حضور کے کتب خانہ کے مہتمم اور سپرنٹنڈنٹ مدرسہ احمدیہ بھی رہے۔ اس کے علاوہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کا کام آپ کے سپرد تھا۔ آپ نے 8/اپریل 1910ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ ابتدائی موصیان میں سے تھے وصیت نمبر 42 تھا۔

حضرت میاں قطب الدین خان صاحب

یکے از 313 رفقاء حضرت میاں قطب الدین خاں صاحب مس گر امرتسر ولد میاں شیر محمد خاں صاحب قوم افغان امرتسر کے ابتدائی چند احمدیوں میں سے تھے۔ آپ نے 1891ء میں قبول احمدیت کی توفیق پائی، رجسٹر بیعت اولیٰ میں آپ کی بیعت کا اندراج رجسٹر بیعت میں 172 نمبر پر اس طرح موجود ہے:

دسمبر 1981ء میاں قطب الدین ولد شیر محمد مرحوم قوم افغان ساکن امرتسر پیشہ مس گری

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 356 نیو ایڈیشن از مولانا دوست محمد شاہد صاحب)

حضرت اقدس کی کتاب نزول المسیح میں آپ کا نام حضور کے بعض نشانات کے گواہ کے طور پر درج ہے۔ کتاب البریہ میں بھی مقدمہ پادری ہنری مارٹن کلارک کے ضمن میں عبدالحمید نامی شخص کے بیان میں جو حضور کے مرید قطب الدین کا ذکر ہے، وہ آپ ہی ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت اقدس نے اپنی کتاب انجام آتھم میں بیان کردہ اپنے تین صد تیرہ رفقاء میں آپ کا نام انیسویں نمبر پر درج فرمایا ہے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی لنگر خانہ قادیان کی ابتدائی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
''سلسلہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ لنگر خانہ نے بھی ترقی کی۔ گھر کے بجائے باہر الگ انتظام کرنا پڑا۔ روٹی کے لیے تنور اور دال سالن کے واسطے دیگچیوں کی بجائے دو بڑے دیگچوں اور پھر دیگوں کا انتظام ہوا۔ (جو حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں مستری قطب الدین صاحب امرتسری مسگر کے ذریعہ خریدی جاتی تھیں)...''

(رفقاء احمد جلد نہم صفحہ 184 از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ دوسرا ایڈیشن 1992ء)

آپ نے اپریل 1910ء میں وفات پائی۔ حضرت حکیم فضل الدین صاحب بھیروی کے اعلان وفات کے نیچے ہی آپ کی فوتگی کی اطلاع بھی اس طرح درج ہے:
''میاں قطب الدین صاحب احمدی مس گر امرتسری جو حضرت کے پرانے مریدین میں سے تھے، فوت ہوگئے ہیں۔ ان کو بھی دعائے جنازہ میں شامل کر لیں''۔

(اخبار بدر 21-7/اپریل 1910ء صفحہ 16 کالم 1)

آپ کی اولاد کا مختصر ذکر اخبار بدر 2 مئی 1912ء صفحہ 2 کالم 1 پر موجود ہے۔ آپ کے ایک بیٹے محترم محمد ابراہیم خان صاحب مس گر نے 22 فروری 1931ء کو بعمر 52 سال وفات پائی، وہ موصی (وصیت نمبر 3101) تھے۔ اسی طرح ایک پوتے مکرم بابو نور احمد خان صاحب کی وفات کا ذکر اخبار الفضل 22 جنوری 1957ء صفحہ 6 پر موجود ہے۔

حضرت سید احمد علی شاہ صاحب

سیالکوٹ کے ایک گاؤں ''مالومہے'' کے تین بھائیوں حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب، حضرت سید امیر علی شاہ صاحب اور حضرت سید احمد علی شاہ صاحب کو حضرت اقدس کے کبار رفقاء میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے، ان تینوں بھائیوں کے نام حضرت اقدس کے رقم کردہ 313 رفقاء کرام مندرجہ ''انجام آتھم'' میں درج ہیں۔

حضرت سید احمد علی شاہ صاحب ولد سید ہدایت علی شاہ صاحب نے 20 فروری 1892ء کو بیعت کی توفیق پائی، آپ کی بیعت کا اندراج رجسٹر بیعت اولیٰ میں محفوظ ہے جہاں آپ کا وطن مالومہی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ لکھا ہے۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 359 نیو ایڈیشن)

7 مارچ 1907ء کو حضور کو الہام ہوا پچیس دن۔ یا یہ کہ پچیس دن تک۔ جس سے یہ تفہیم ہوئی کہ آئندہ پچیس دنوں تک جو 31 مارچ تک بنتے ہیں کوئی نیا واقعہ ظاہر ہونے والا ہے چنانچہ 31 مارچ 1907ء کو آسمان سے ایک شہاب ثاقب قریباً 3 بجے دوپہر ٹوٹا جو ملک میں ہر جگہ دیکھا گیا، حضور نے اپنی الہامی پیشگوئی کا ذکر اپنی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' میں کیا ہے ساتھ ہی پچاس سے زائد گواہیاں بھی درج فرمائی ہیں جو بذریعہ خطوط حضور اقدس کو موصول ہوئیں، جس میں پہلی درج گواہی آپ ہی کی ہے جو آپ نے 31 مارچ کو ہی حضور کی خدمت میں ارسال فرمائی۔ آپ کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے اخبار ''الحکم'' نے لکھا:
''مخدومی سید امیر علی شاہ صاحب سب انسپکٹر کے بزرگ بھائی کا انتقال ہوگیا ہے، احباب جنازہ غائب پڑھیں''

(الحکم 7 فروری 1910ء صفحہ 7 کالم 3)

(نوٹ: حضرت سید امیر علی شاہ صاحب کے دوسرے بھائی حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب 1898ء میں وفات پا چکے تھے۔)

حضرت مولوی محمد صادق صاحب۔ جموں

حضرت مولوی محمد صادق صاحب ولد مولوی محمد عبداللہ صاحب موضع سرگال تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کا امتحان پاس کیا اور 1890ء میں حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل جو ان دنوں ریاست جموں وکشمیر کے شاہی طبیب تھے، کی سفارش سے ریاست جموں کے ہائی سکول میں مدرس مقرر ہوئے۔ آپ وہاں فارسی پڑھاتے تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب مشہور رفیق حضرت مسیح موعود (وفات 13 فروری 1957ء) بھی ان دنوں اسی سکول میں مدرس تھے۔ جموں میں ہی حضرت مسیح موعود کی کتاب ''فتح اسلام'' پہنچی جو آپ نے اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مل کر پڑھی جس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے 31/جنوری 1891ء کو قادیان جا کر بیعت کر لی۔ اگلے سال حضرت مفتی محمد صادق صاحب پھر قادیان آئے۔ اس مرتبہ حضرت مولوی محمد صادق صاحب اور حضرت خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی (وفات 26/جون 1956ء مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) بھی آپ کے ہمراہ آئے اور بیعت کی توفیق پائی۔ آپ کی بیعت کی تاریخ 20/جنوری 1892ء ہے۔ آپ کی بیعت کا اندراج رجسٹر بیعت اولیٰ میں ہے۔

حضرت خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی فرماتے ہیں:-
''ایک روز عصر کے وقت حضرت مسیح موعود بمع حضرت مولوی نورالدین صاحب اور چند دیگر خدام کے گول کمرہ سے باہر میدان میں چارپائیوں پر بیٹھے ہوئے تھے دو غیر احمدی مولوی صاحبان بھی کسی جگہ سے آ گئے ......اور کچھ گفتگو شروع ہوگئی......اثنائے گفتگو میں ایک عربی لفظ کے معانی کے متعلق جھگڑا ہو گیا معترض مولوی صاحبان کچھ اور معنی کرتے تھے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے مولوی محمد صادق صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا آپ مولوی فاضل ہیں ان کو اس لفظ کے معنی بتائیں۔ مولوی محمد صادق صاحب نے پتلون اور بوٹ پہنا ہوا تھا۔ معترض مولوی صاحبان نے کہا کہ انہوں نے پتلون اور بوٹ پہنا ہوا ہے ان کی بات پر ہمیں کوئی اعتبار نہیں''۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 8 صفحہ 113)

ابھی آپ لوگ بیعت کے بعد قادیان میں ہی قیام پذیر تھے کہ حضرت مسیح موعود نے جنوری 1892ء ہی میں لاہور کا سفر اختیار فرمایا۔ چنانچہ آپ بھی حضور کے ساتھ ہی قادیان سے لاہور آ گئے اور حضور کی ہمرکابی کا شرف پایا چونکہ آپ کو اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ملازمت پر جلد واپس جانا تھا۔ اس واسطے ایک دو دن وہاں ٹھہر کر واپس جموں چلے گئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود کی بعض تحریرات میں آپ کا ذکر بھی محفوظ ہے۔ گورنمنٹ کے نام اپنے دو اشتہاروں میں حضور نے اپنی جماعت کے اسماء بطور نمونہ پیش کئے ہیں۔ آپ کا نام ''آریہ دھرم'' و ''کتاب البریہ'' دونوں کی اسماء کی فہرستوں میں درج ہے۔ جون 1897ء میں ملکہ وکٹوریہ کی ساٹھ سالہ جوبلی منائی گئی۔ اس سلسلے میں قادیان میں بھی ایک جلسہ منعقد ہوا جس کی کارروائی ''جلسہ احباب'' کے نام سے شائع ہوئی۔ اس جلسہ میں ملکہ کے قبول (دین حق) کے لئے بھی دعا کی گئی۔ جلسہ ڈائمنڈ جوبلی بمقام قادیان 20 جون 1897ء تا 22 جون 1897ء کے عنوان کے تحت شاملین جلسہ میں آپ کا نام بھی درج ہے۔

39۔ مولوی محمد صادق صاحب مدرس ریاست جموں

(جلسہ احباب، روحانی خزائن جلد نمبر 12 صفحہ 304)

کتاب ''سراج منیر'' میں حضور نے ''فہرست آمدنی چندہ برائے طیاری مہمان خانہ وچاہ وغیرہ'' عنوان کے تحت چندہ دینے والوں کے نام لکھے ہیں۔ مولوی محمد صادق جموں 41۔

(روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 86)

آپ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے قریبی دوستوں اور حضرت خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی کے اساتذہ میں سے تھے۔ اخبار الحکم کی اشاعت کو وسیع کرنے کی تحریک ہوئی تو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے آپ کے نام اخبار لگوا دیا۔

ایک ہی سکول میں مدرس ہونے کے سبب آپ دونوں نے چند سال اکٹھے گزارے اور اس پر خوش قسمتی یہ کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی پاکیزہ صحبت بھی آپ کو جموں میں میسر تھی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جموں میں ملازمت

کے دور کی ایک روایت بیان کرتے ہیں:-

''جب کتاب ازالہٗ اوہام شائع ہوئی اُس وقت حضرت مولوی نورالدین صاحب ریاست جموں میں ملازم تھے اور عاجز راقم بھی وہیں پر ملازم تھا۔ ازالہٗ اوہام میں حضرت مسیح موعود نے اپنے مریدین کے نام بھی لکھے تھے اور اس میں میرا نام بھی نمبر 66 پر تھا۔ تب حضرت مولوی صاحب نے جو ہمیں ہر رنگ میں ترقی کرنے کی تحریص دلایا کرتے تھے مجھے مخاطب کرکے یہ فرمایا کہ مفتی صاحب آپ کا نام تو اتنے نمبر 66 پر ہے۔ کیا اتنے نمبر پر بھی کوئی پاس ہوسکتا ہے؟ تب میرے عزیز دوست مولوی فاضل محمد صادق صاحب مرحوم نے عرض کی فیل ہونے والوں کے تو نام نہیں شائع ہوئے۔ صرف پاس ہونے والوں کے نام شائع ہوا کرتے ہیں جس پر حضرت مولوی صاحب تبسم کرکے خاموش ہو رہے''۔

(ذکر حبیب صفحہ 30 از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

مارچ 1910ء میں حضرت مولوی محمد صادق صاحب نے جموں میں وفات پائی۔ آپ کی وفات پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے لکھا:-

''ہمارے ایک پرانے دوست جناب مولوی محمد صادق صاحب پروفیسر پرنس آف ویلز کالج جموں قریباً 45 سال کی عمر میں جموں میں ہی وفات پاگئے۔ مرحوم پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل و منشی فاضل تھے اور 1890ء میں بسفارش حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح والمہدی جو ان دنوں میں ریاست جموں و کشمیر کے طبیب خاندان شاہی تھے۔ انہیں دنوں میں ملازم ہوئے تھے جن دنوں میں کہ یہ عاجز بھی وہاں کے مدرسہ میں نیا ملازم ہوا تھا۔ ان تعلقات کے سبب جموں میں کئی سال وہ اور میں اکٹھے رہے...... اس واسطے مرحوم کے ساتھ تعلقات محبت دن بدن ترقی کرتے گئے۔ آپ سلسلہ احمدیہ میں ایک فاضل مولوی تھے اور اپنی وسعت کے مطابق خدمات دینی میں حصہ لیتے تھے آپ کے ضعیف باپ اور چھوٹے بچوں کے واسطے یہ صدمہ بہت سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صبر جمیل عطا فرمائے''۔

(بدر 31 مارچ 1910ء صفحہ 5 کالم 2)

صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب

19/ اگست 1910ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے صاحبزادے مرزا حمید احمد صاحب نے سوا دو سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

حضرت جنت بی بی صاحبہ

جنتی مقبرے میں جگہ پانے والی حضرت جنت بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت ماسٹر ماموں خان صاحب (وفات 21/اپریل 1961ء بہشتی مقبرہ ربوہ) حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کا ایک نشان تھیں جسے دیکھ کر حضرت ماسٹر ماموں خان صاحب کا باقی گھرانہ بھی مخالفت احمدیت چھوڑ کر حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہوا۔ حضرت ماسٹر ماموں خان صاحب اس نشان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''میری بیوی کو اتفاقاً دق کی مرض ہو گئی میرے والدین سلسلہ کے سخت مخالف تھے انہوں نے مجھے طعنے دینے شروع کئے کہ دیکھا احمدی ہونے کی سزا تجھے مل گئی اور تیری بیوی کو دق کی مرض ہوگئی میں نے اس بات کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود سے کیا تو حضور نے فرمایا:

بار بار دعا کے لئے مجھے یاد کراؤ انشاءاللہ صحت ہو جائے گی اور تمہارے والدین بھی تم سے خوش ہو جائیں گے خدا ان کو بھی ایمان نصیب کرے گا میں دعا کروں گا۔

چنانچہ میں دعا کے لئے روزانہ رقعہ پیش کردیتا تھا میری بیوی حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زیر علاج تھی خدا کے فضل سے اس کو اس موذی مرض سے صحت ہوگئی اور حضرت اقدس کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک لڑکا عطا فرمایا جس کا نام عبدالرحمٰن خان شاہد ہے.......... میرے والد صاحب بھی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور احمدیت پر ہی ان کی وفات ہوئی۔

(الحکم 21 مارچ 1936 صفحہ 6 کالم 2,3)

آپ میاں بیوی دونوں کفایت شعار اور قناعت پسند تھے اسراف سے گریز کرتے، حضور کی زندگی میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ڈرل ماسٹر کی ضرورت ہوئی حضرت ماموں خان صاحب نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا اس وقت سکول کے پریذیڈنٹ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے تھے انہوں نے لکھا کہ تم کم سے کم کیا تنخواہ لوگے اور کس شرط پر آنا چاہتے ہو آپ نے کہا کہ میرا اور میری بیوی کا خرچ خوراک 20 روپے ماہوار ہے اگر یہ دے دیا جائے تو میں حاضر ہوجاتا ہوں اصل گریڈ 45 روپے ماہوار ہے مولوی صاحب نے فوراً ایک ریزولیوشن پاس کرکے آپ کو اطلاع دی اور آپ قادیان آ گئے۔

(الحکم 21 جون 1936 صفحہ 7)

حضرت جنت بی بی صاحبہ نے 5 مارچ 1910ء کو وفات پائی۔ یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔

حضرت احمد بی بی صاحبہ

حضرت شیخ علی محمد صاحب (وفات 17 دسمبر 1915ء۔ مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) ڈنگہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے جن کی بیٹی حضرت زینب بی بی صاحبہ کی شادی سلسلہ احمدیہ کے معروف بزرگ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے ساتھ ہوئی۔ حضرت احمد بی بی صاحبہ بھی ان ہی کی بیٹی تھیں اور حضرت زینب بی بی صاحبہ سے عمر میں چھوٹی تھیں۔ آپ نے 7 نومبر 1910ء کو بعمر پندرہ سال وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں، آپ شادی شدہ نہیں تھیں۔

مائی مہرو صاحبہ

مہرو بی بی صاحبہ بیوہ صلاح الدین صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور کی رہنے والی تھیں اور ایک غریب اور ناخواندہ عورت تھیں اور حضرت مسیح موعود کے گھر میں بطور خادمہ کام کرتی تھیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بیان کرتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہمارے گھر میں ایک خادمہ عورت رہتی تھی جس کا نام مہرو تھا۔ وہ بیچاری ایک گاؤں کی رہنے والی تھی اور ان الفاظ کو نہ سمجھتی تھی جو ذرا زیادہ ترقی یافتہ تمدن میں مستعمل ہوتے ہیں چنانچہ ایک دفعہ حضرت صاحب نے اسے فرمایا کہ ایک خلال لاؤ۔ وہ جھٹ گئی اور ایک پتھر کا ادویہ کوٹنے والا کھرل اُٹھا لائی جسے دیکھ کر حضرت صاحب بہت ہنسے اور ہماری والدہ صاحبہ سے ہنستے ہوئے فرمایا کہ دیکھو میں نے اس سے خلال مانگا تھا اور یہ کیا لے آئی ہے۔ اسی عورت کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ میاں غلام محمد کاتب امرتسری نے دروازہ پر دستک دی اور کہا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کرو کہ کاتب آیا ہے۔ یہ پیغام لے کر وہ حضرت صاحب کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ حضور قاتل دروازے پر کھڑا ہے اور بلاتا ہے۔ حضرت صاحب بہت ہنسے''۔

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ 35 مطبوعہ قادیان دسمبر 1927ء)

باوجود غریب اور ناخواندہ ہونے کے محترمہ مہرو بی بی صاحبہ بفضل اللہ تعالیٰ نظام وصیت میں شامل تھیں (وصیت نمبر 124)۔ 21 مئی 1910ء کو قادیان میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہونے کی سعادت پائی۔

ان بزرگان کے علاوہ جن متوفیان کو بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہونے کی سعادت ملی، ان میں مکرم غلام حسن صاحب ابن حضرت چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار (وفات 18 مارچ 1910ء بعمر 15 سال۔ باجازت حضرت خلیفۃ المسیح الاول بہشتی مقبرہ میں دفن کیے گئے۔ بحوالہ ''حضرت چوہدری حاکم علی صاحب پنیار'' صفحہ 21 مؤلفہ مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب) محترمہ حسن بی بی صاحبہ زوجہ محترم محمد رمضان صاحب (وفات 15/اپریل 1910ء بعمر 60 سال) محترمہ سعیدہ بنت حضرت پیر افتخار احمد صاحب (وفات 20 دسمبر 1910ء بعمر 18 سال) اور مکرم مولوی بدرالدین صاحب ضلع ہوشیار پور (وفات 15 ستمبر 1910ء۔ یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔) ہیں لیکن ان کے تفصیلی حالات میسر نہ آسکے۔

اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو، ان کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیّین میں جگہ دے۔ آمین

مرسلہ: شمشاد احمد ناصر

قادیانیت کا تعاقب

امریکہ کے اخبار پاکستان جرنل میں مولانا عاصم مخدوم لکھتے ہیں۔

امت مسلمہ کے اکابرین کو کچھ بنیادوں پر کام کرنے کی اشد ضرورت ہے جن کے بغیر ہم صحیح معنوں میں قادیانیت کا تعاقب نہیں کرسکتے۔ قادیانیت اس وقت جس انداز میں ابلاغ کو استعمال کر رہی ہے ہمیں اس کا بھرپور جواب دینے کے لئے ذرائع ابلاغ پر توجہ دینا ہوگی۔ قادیانیت کے پاس اس وقت کئی ٹیلی ویژن چینل ہیں جب کہ ہم آج تک اس سوچ میں پڑے ہوئے ہیں کہ ٹیلی ویژن پر کام کرنا، اس پر آنا وغیرہ جائز ہے یا نہیں۔ اگر بیت اللہ شریف میں حج، تراویح، عیدین کی نمازیں وغیرہ ٹیلی ویژن کے ذریعے پوری دنیا میں دکھائی جاسکتی ہیں تو ختم نبوت کے لئے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ ہونے سے بچانے اور اسلام دشمن قوتوں کی سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے ٹیلی ویژن چینل چلانے میں بھی کوئی قباحت نہیں۔

قادیانیت کے ٹیلی ویژن چینلوں سے ہزاروں لوگ متاثر ہوکر گمراہ ہو رہے ہیں۔ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اس وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ فی الفور قادیانیت کا مؤثر جواب دینے اور مسئلہ ختم نبوت کو اجاگر کرنے کیلئے میڈیا کو استعمال کیا جائے اور انٹرنیٹ میں بھرپور کام کرنے کی ضرورت ہے جس کی تشہیر اس قدر ہو کہ مشرق و مغرب کے مسلمان اس سے آگاہ ہوں۔ ختم نبوت کے دفاع کیلئے تمام مکاتب فکر کی تنظیمیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں۔ جن کا تعلق اسلامی ممالک کی قیادتوں سے بھی ہو اور یہ پلیٹ فارم پوری امت مسلمہ کو یکجا کردے اور قادیانیت کے نئے نئے حربوں سے سادہ لوح مسلمانوں کو آگاہ کرکے عالمی سطح پر قادیانیت کی سازشوں کا مقابلہ کیا جائے۔

(پاکستان جرنل 24، اپریل 2009ء)

مکرم عطاء القدوس صاحب

دینِ حق کی راہ میں خدا کے حضور اپنی جان قربان کرنے والا

میرا پیارا بھائی عرفان احمد ناصر (عرف مٹھو)

عرفان احمد ناصر جو کہ اپنوں اور غیروں میں مٹھو کے نام سے جانا جاتا تھا کی پیدائش دارالذکر سے ملحقہ کوارٹر میں 29 مارچ 1978ء کو ہوئی۔ ان کی زندگی کے ابتدائی ایام بچپن، لڑکپن، اور جوانی کے دن دارالذکر میں گزرے۔ اس حوالے سے مرحوم کو دارالذکر سے گہرا لگاؤ تھا۔ جب بھی دنیاوی کام کاج سے فرصت ملتی تو دارالذکر چلا جاتا یہ عمل اس کی روح کی تسکین کا باعث بنتا تھا، خدمتِ دین میں پیش پیش پانچ وقت کا نمازی، انتہائی ملنسار، والدین کا انتہاء درجہ کا خدمت گذار، بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے پیار کرنے والا، متوازن طبیعت کا مالک، مزاج میں مزاح کا عنصر نمایاں اور خوش اسلوبی سے پایا جاتا تھا، وہ اپنی گفتگو میں کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور کرتا جس میں مزاح کے ساتھ ایک نیک پیغام پایا جاتا جسے وہ دوسرے تک پہنچانے کی کوشش کرتا۔ اپنی ان بے پناہ خوبیوں کے علاوہ عرفان احمد ناصر ایک پرکشش اور دلآویز شخصیت کا مالک تھا۔ مناسب قد گندمی رنگ اور چہرے پر خوب صورت آنکھیں اس کی شخصیت میں اور بھی نکھار پیدا کرتی تھیں اور اس کی نیک روح کی گواہ تھیں۔

خاندان میں احمدیت

ہمارے خاندان میں احمدیت کی آمد کا واقعہ کسی معجزہ سے کم نہیں ہے، خاندان میں سب سے پہلے میرے دادا محترم دین محمد صاحب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے بذریعہ رویاء احمدیت قبول کی آپ نے رویاء میں دیکھا کہ آپ دریا کے کنارے ایک ٹیلہ پر کھڑے ہیں اور کچھ فاصلے پر یہ نظارہ دیکھتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود لوگوں میں کچھ بانٹ رہے ہیں حضرت مصلح موعود کی نظر آپ (میرے دادا جان) پر پڑتی ہے اور وہ فرماتے ہیں تم بھی یہ لنگر لے لو ورنہ پیچھے رہ جاؤ گے۔ اس رویاء کے بعد آپ پر حق روشن ہو گیا اور آپ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ بعد ازاں آپ نے حضرت مصلح موعود کی خدمتِ اقدس میں دعا کے لئے لکھا کہ میرے ہاں اولاد متوقع ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نیک صالح اولاد عطاء فرمائے۔ حضرت مصلح موعود کی طرف سے جواب موصول ہوا "بیٹا ہوگا، نام عبدالمالک، خادم دین ہوگا" چنانچہ ایسا ہی ہوا اور میرے والد محترم عبدالمالک صاحب کی پیدائش ہوئی اور اللہ کے فضل و کرم سے آپ کو تادمِ آخر خدمتِ دین کی بہت توفیق ملی۔

ہماری پڑنانی جان حضرت حسین بی بی صاحبہ حضرت امۃ القیوم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود کی رضاعی والدہ تھیں، اسی طرح ہمارے پڑنانا حضرت بابا نور احمد صاحب خاندان حضرت مسیح موعود کے باورچی رہے۔ ہماری والدہ محترمہ کو حضرت مہر آپا صاحبہ زوجہ محترمہ حضرت مصلح موعود نے کچھ عرصہ اپنے پاس رکھا اور کمال شفقت سے پرورش فرمائی۔ آپ اپنے ساتھ مری اور مالم جبہ سوات کی سیر پر بھی ساتھ لے کر گئیں ہمارے ننھیال کو خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت کے مواقع مختلف حوالوں سے ملتے رہے۔

سانحہ لاہور کے 86 شہداء میں میرا پیارا چھوٹا بھائی جو کہ عمر میں مجھ سے دو سال چھوٹا تھا بھی بہادرانہ انداز میں شہید ہو گیا۔ عرفان احمد ناصر شہید عمومی طور پر دارالذکر کے باہر گیٹ کے سامنے ٹریفک کنٹرول کی ڈیوٹی سرانجام دیتا تھا ہمیشہ اس کے پاس سیٹی (Whistle) ہوتی جسے وہ نظم وضبط کو قائم رکھنے کی خاطر استعمال کرتا تھا۔ 28 مئی 2010ء جمعۃ المبارک کے روز بھی عرفان اپنی مقررکردہ ڈیوٹی پر سینہ سپر مردانہ وار کھڑا تھا۔ کہ حملہ ہوا اور جن ابتدائی احمدیت کے انمول ہیروں کو مقامِ شہادت ملا ان میں عرفان احمد ناصر بھی تھا۔ ان کو پانچ گولیاں لگیں جن میں دو سینہ پر لگیں۔ دو سے اڑھائی گھنٹے دارالذکر کے مرکزی دروازہ کے پاس اس جوان کا معطر جسم پڑا رہا اور خون بہتا رہا۔ مگر آفرین ہے اس پر کہ جب تک سانس چلتی رہی اس نے اپنی جگہ نہ چھوڑی اور خلافتِ احمدیہ سے کیا ہوا اپنا عہد وفا خوب نبھایا اس کا یہ عہد سچا تھا۔

عطاء الاعلیٰ جو کہ عرفان احمد ناصر کے احمدی دوستوں میں سے ایک ہیں نے بتایا کہ شہادت سے پہلے ایک مرتبہ ڈیوٹی کے دوران میں نے عرفان سے کہا کہ تمہارا قد چھوٹا ہے کہ دور سے آتا آدمی دکھائی نہیں دے گا اس لئے نیچے کوئی چیز رکھ کر کھڑے ہوا کرو۔ تو جواباً اس نے کہا کہ آپ میرے قد پر مت جائیں دشمن میری لاش پر سے گزر کر ہی اندر جا سکے گا۔ اور ایسا ہی ہوا کیونکہ عرفان احمد ناصر اکثر و بیشتر دارالذکر کے مین گیٹ کے باہر خدمتِ دین سرانجام دیتا تھا بہت بہادر جرأت مند اور نڈر تھا وہ اپنی مثال آپ تھا۔

اپنے دنیاوی کام کاج چھوڑ کر جہاں کہیں بھی ہوتا جمعہ کی نماز کے لئے دارالذکر ضرور آتا اور اکثر کہتا کہ نماز اور نمازِ جمعہ کا مزہ تو صرف دارالذکر میں آتا ہے۔ شہید عرفان ہم تین بھائیوں اور ایک بہن سے عمر میں سب سے چھوٹا تھا مگر اللہ کی شان کہ اللہ تعالیٰ نے اسے وہ مرتبہ اور اعلیٰ مقام سے نوازا جو کہ ہر مومن کی خواہش ہے۔ اللہ رب العزت اس کے درجات بلند فرمائے۔

خدمتِ خلق کا جذبہ

عرفان احمد ناصر میں خدمتِ خلق کا جذبہ ناقابلِ بیان تھا یہی وجہ ہے کہ اپنے تو اپنے غیروں نے بھی اس فلاحی شخصیت کو بہت بڑا نقصان قرار دیا ہے۔

28 مئی 2010ء کے روز صبح کے وقت ہمارے ایک غیراز جماعت محلے دار نے عرفان سے کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ میری گاڑی کے ٹائر میں ہوا کم ہے بس اتنا کہنا تھا کہ عرفان نے Stepny سے ٹائر خود اتارا اور اسے پنکچر لگوانے کے لئے لے گیا اور واپسی پر جب اس آدمی کو بتایا کہ ٹائر میں ہوا کم نہیں تھی بلکہ ٹائر پنکچر تھا اس پر ہمارے محلے دار نے حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تم نے اتنی تکلیف کیوں کی مجھے بتا دیتے میں خود یہ کام کروا لیتا اس پر شہید عرفان نے کہا کہ چھوٹے بھائی بڑے بھائیوں کا کام نہیں کرتے کیا؟ اس جملہ نے اس آدمی کو خاموش مگر خوش کر دیا۔

یہ خدمتِ خلق کا کام تو اس نے اپنی شہادت والے دن سرانجام دیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی پچھلی ساری زندگی جب سے اس نے ہوش سنبھالا اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ وہ ہمیشہ فلاحی و سماجی کاموں میں بلا مذہب و رنگ و نسل پیش پیش رہا میں سمجھتا ہوں کہ اگر مشکل سے مشکل کام بھی عرفان کو سونپ دیا جاتا تو اسے بخوبی نبھاتا تا کام چھوٹا ہے یا بڑا اسے عار نہیں سمجھتا بلکہ خوشی سے اسے پایہ تکمیل تک پہنچاتا۔

بے شک ایسے قابل قدر بھائی کی جدائی کا غم ناقابل تلافی ہے لیکن عرفان کی عظیم قربانی نے ہمارے سر فخر سے بلند کر دیئے ہیں۔

اے اللہ! ہم تیری رضا پر راضی ہیں ہمارا پیارا بھائی تیری راہ میں جان قربان کرنیوالوں کے قافلے کے ساتھ تیری بارگاہ میں اس شان سے حاضر ہوا کہ فرشتے بھی رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہوں گے۔

اے اللہ! ہم ان سب راہ مولا میں قربان ہونے والوں کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں

ماں باپ کا لاڈلا اور بہن بھائیوں کا چہیتا تھا شہادت کے وقت اس کے بٹوے سے امی ابو اور اپنی پیاری بیٹی ھدیٰ عرفان کی تصویریں نکلیں چونکہ میرے والدین وفات پا چکے ہیں اور ظاہری بات ہے کہ اُن کی یاد تو آتی ہو گی اپنی بیٹی سے بھی بہت پیار کرتا تھا آفس سے واپسی پر ہر روز اسے باہر لے جاتا چاہے جتنا بھی تھکا ہوا ہو۔ اپنے کمرے میں جگہ جگہ اس کی مختلف تصویریں چسپاں کر رکھی تھیں اس کی چھوٹی چھوٹی حرکات کو ویڈیو کیمرے میں ریکارڈ کرتا اس کی ہر چھوٹی بڑی خواہش کو دل و جان سے پورا کرتا اسے دیکھ کر عرفان شہید کی تمام تھکاوٹ دور ہو جاتی ایسا وہ خود ہمیں بتاتا تھا۔

خلافتِ احمدیہ سے پیار

خلافتِ احمدیہ سے بے حد پیار کرنے والا وجود تھا، اس کی شدید خواہش تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کا شرف حاصل کرے مگر ان کی زندگی میں یہ خواہش پوری نہ ہو سکی البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ خواہش اس رنگ میں پوری کر دی کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2005ء میں قادیان تشریف لائے تو اس موقع پر عرفان احمد ناصر کو بھی قادیان دارالامان میں جانے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

عجیب بات یہ ہے کہ عرفان احمد ناصر نے اپنی شہادت سے چند روز قبل ہمارے گھر کے مین گیٹ پر حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام کا یہ شعر بطور سٹیکر لگایا۔

راہ مولا میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ

عرفان احمد ناصر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موصی تھا، اس نے اپنی شہادت سے کچھ روز قبل ہی اپنا تقریباً تمام چندہ ادا کر دیا تھا۔

اس میں برداشت کا مادہ بے مثال تھا وہ بڑی سے بڑی بات کو بظاہر بہت آسانی سے اپنے اندر جذب کر لیتا تھا اپنا غم کسی کو محسوس نہیں ہونے دیتا تھا اور اپنی اور غیروں کی خوشیوں میں بھرپور طریق سے حصہ لیتا، یہی وجہ ہے کہ وہ نہ صرف محفل کی رونق ہوتا بلکہ محفل کی رونق اس کی وجہ سے دوبالا ہو جاتی۔ گذشتہ ایک سال سے وہ میرے ساتھ بہت راز و نیاز اور مشورے کرتا۔ میرے بچوں کو بہت پیار کرتا۔ میرا بیٹا اس کے ساتھ بہت مانوس تھا، اس واقعہ کے بعد میرا بیٹا کہتا ہے کہ میرے چاچو اللہ میاں کے پاس چلے گئے ہیں اب وہ کبھی بھی نہیں آئیں گے وہ اللہ میاں کے پاس خوش ہیں۔

ایم ٹی اے پر جب بھی پروگرام زندہ لوگ لگتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے چاچو شہید ہو گئے ہیں ان کو گولی لگی ہے دارالذکر میں۔

یہاں یہ ذکر بھی کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسیح موعود کے اس عظیم قافلہ میں ہمارے خاندان کا بھی خون شامل ہو گیا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل قرآن کریم ناظرہ

۞ مکرم امان اللہ امجد صاحب مربی سلسلہ دنیاپور ضلع لودھراں تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حارث احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب دنیاپور نے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے 7 سال کی عمر میں قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت پائی ہے۔ موصوف مکرم ماسٹر طاہر احمد صاحب آف 350/W.B کا پوتا اور مکرم اسلم خالد صاحب آف واہ کینٹ کا نواسہ ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ موصوف کو قرآن مجید پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

۞ مکرمہ رقیہ منور صاحبہ گولبازار ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ بشریٰ تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم تنویر احمد بھلی صاحب سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 21/اکتوبر 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو توقیر احمد نام عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب بھلی کا پوتا اور مکرم خواجہ منور احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

۞ مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب واہ کینٹ ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ کا موتیا کا آپریشن ہوا ہے خدا کے فضل و کرم سے آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم محمد طاہر زمان صاحب معلم وقف جدید 32/NP شرقی رحیم یار خان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی مکرم کلیم اللہ صاحب کا بیٹا ذوالفقار احمد کافی دنوں سے بیمار ہے اور مرض بھی کافی تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے معجزانہ طور پر شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی

۞ مکرم ہومیوڈاکٹر بشیر حسین تنویر صاحب سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ وجیہہ عظمت صاحبہ بنت مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ علاقہ فیصل آباد نے بی ایس (سافٹ ویئر انجینئرنگ) سیشن 2005-2009ء جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ موصوفہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور اسے یہ اعزاز بھی حاصل رہا ہے کہ آٹھوں سمیسٹر میں اول پوزیشن حاصل کرتی رہی ہے اور مجموعی طور پر بھی اول قرار دی گئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی اور والدین کو یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

۞ ضیاء الدین یونیورسٹی کراچی نے ایم بی اے پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ منظور شدہ یونیورسٹی سے چار سالہ بیچلر ڈگری سیکنڈ ڈویژن حاصل کرنے والے اس میں داخلہ کے اہل ہیں۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 24 دسمبر 2010ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے 02135305474 پر رابطہ کریں۔

۞ نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس نے بزنس ایڈمنسٹریشن اور کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2010ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے 042-35752716 35752719, 35753430 پر رابطہ کریں یا وزٹ کریں

www.ncbae.edu.pk

۞ سکھر انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن نے MS/Ph.D مینجمنٹ سائنسز اور MS کمپیوٹر سائنس، سافٹ ویئر انجینئرنگ، کمپیوٹر کمیونیکیشن میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 5 جنوری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے 5630272 9271+ Ext:155 پر رابطہ کریں۔ یا وزٹ کریں۔

www.iba-suk.edu.pk

(نظارت تعلیم)

تقریب شادی

۞ مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 27 نومبر 2010ء کو میری بیٹی مکرمہ خالدہ ساٹری صاحبہ کی تقریب رخصتانہ اختر ریسٹورنٹ نارتھ ناظم آباد کراچی میں منعقد ہوئی۔ مکرم مولانا محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس سے قبل مورخہ 26 نومبر 2010ء کو محترم مربی صاحب نے جمعہ کی نماز سے قبل احمدیہ ہال کراچی میں ان کے نکاح کا اعلان مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد صادق صاحب ابن مکرم مرتضیٰ صادق صاحب مرحوم کے ساتھ کیا۔ دلہا کے والد حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے پوتے ہیں۔ دلہن حضرت مولانا محمد صادق ساٹری صاحب کی پوتی ہیں۔ اس شادی کی دلچسپ بات یہ ہے کہ دلہا کا نام۔ دلہا کے بزرگ ہستی اور دلہن کے بزرگ ہستی کے اسمائے گرامی ایک جیسے ہیں۔ اگلے دن گولڈن گارڈن میرج ہال نارتھ ناظم آباد کراچی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ اور دونوں خاندانوں کیلئے باعث رحمت بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم عدیل احمد صاحب ساہیوال تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم ملک الطاف احمد صاحب دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ چند روز قبل ان کو دل کا حملہ ہوا تھا۔ انجیو پلاسٹی ہوگئی ہے لیکن ابھی بھی تشویش کی حالت بدستور قائم ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم رفیق احمد رانا صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم عثمان رفیق صاحب اور بہو مکرمہ عظمیٰ عثمان صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے مورخہ 29 نومبر 2010ء کو نوازا ہے۔ پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام حاشر عثمان عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں منظور فرمایا ہے جو مکرم سلطان احمد بھٹی صاحب آف سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب ترکہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ)

۞ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 3/35 دارالرحمت ربوہ برقبہ 10 مرلہ 7.5 مربع فٹ میں سے 1/2 حصہ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کی بیٹی مکرمہ پروین احمد صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب (خاوند)
(2) مکرمہ نعیمہ اختر گوندل صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرم وسیم احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم نعیم احمد صاحب (بیٹا)
(5) مکرمہ پروین احمد صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

۞ مکرم منور احمد ججہ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے گوجرانوالہ اور حافظ آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

ضرورت کارکن

دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں درجہ دوم کی آسامی خالی ہے جس کیلئے مندرجہ ذیل کوائف ضروری ہیں۔ تعلیم : FA کم از کم اور کمپیوٹر سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر، اردو انگلش کمپوزنگ کا کم از کم تین سالہ تجربہ رکھتے ہوں۔ جو دوست خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواست صدر/ امیر جماعت کی تصدیق اور اپنی تعلیمی اسناد وغیرہ کی فوٹو کاپی کے ساتھ دفتر انصاراللہ پاکستان میں 20 دسمبر 2010ء تک جمع کروائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاللہ پاکستان)

ضرورت بایو میڈیکل انجینئر

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ایک بایو میڈیکل انجینئر کی آسامی خالی ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی CV اور درخواست ایڈمنسٹریٹر صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام، اپنے صدر صاحب/ امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

جماعت احمدیہ کراچی کیلئے سیکیورٹی گارڈز کی فوری ضرورت ہے۔ ماہانہ تنخواہ کم از کم دس ہزار روپے ہوگی۔ خواہشمند احمدی حضرات درج ذیل کوائف کے مطابق اپنی درخواست امیر صاحب یا صدر صاحب کی سفارش سے بھجوا سکتے ہیں۔

نام، ولدیت، عمر 25 تا 45 سال کے درمیان ہو۔ ریٹائرڈ فوجی اور لائسنس یافتہ سیکیورٹی گارڈ کو ترجیح دی جائے گی، صحت اچھی ہو، تعلیمی کوائف، تجربہ، مکمل پتہ اور فون نمبر درج کر کے درج ذیل پتہ پر درخواست ارسال کریں۔

مسعود احمد خان 601۔ انم سٹیٹ شاہراہ فیصل

کراچی فون نمبر: 34387850

ملازمت کے مواقع

پاکستان واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی، پاور کمپلیکس غازی بروتھا (اٹک) میں اپرنٹس شپ کی ٹریننگ کیلئے فٹر (الیکٹریکل) ٹیکنیشن (الیکٹریکل) مکینک (اے سی) آٹو مکینک، مشین آپریٹر اور لائن مین درکار ہیں۔ درخواستیں بنام اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایڈمن پاور کمپلیکس بروتھا 28 دسمبر 2010ء تک بھجوائی جا سکتی ہیں۔

www.ppre.org.pk

(نظارت صنعت وتجارت)

داخلہ ٹیسٹ برائے کلاس پریپ

(ادارہ جات نظارت تعلیم)

1۔ مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ

2۔ مریم صدیقہ ہائر سیکنڈری سکول ربوہ

3۔ بیوت الحمد گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ

4۔ طاہر پرائمری سکول ربوہ

نظارت تعلیم کے ان ادارہ جات میں داخلہ ٹیسٹ برائے کلاس پریپ مورخہ 28,27 فروری 2011ء کو صبح 9:00 بجے لیا جائے گا۔ داخلہ فارم مورخہ یکم تا 17 فروری 2011ء متعلقہ سکول سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ کے لئے بچے/بچی کی عمر 31 مارچ 2011ء تک ساڑھے چار سے ساڑھے پانچ سال کے درمیان ہو۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفیکیٹ کی تصدیق شدہ کاپی منسلک کرنا اور فارم جمع کرواتے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے۔

داخلہ ٹیسٹ درج ذیل سلیبس میں سے لیا جائے گا۔

☆ یسرنا القرآن:۔ صفحہ نمبر 1 تا 20

☆ اردو:۔ ا تا ے

☆ انگلش:۔ Aa to Zz

☆ ریاضی:۔ 0 to 20 (Counting)

(نظارت تعلیم)

مکان کرایہ پر دستیاب ہے

محلہ دارالعلوم شرقی نور میں بالکل نیا تعمیر شدہ مکان، دو بیڈ رومز، ڈرائنگ روم، تین اٹیچ باتھ رومز، کچن، سٹور ٹی وی لاؤنج، دو عدد گیراج کرایہ کیلئے خالی ہے۔

رابطہ: 0300-6504824,0302-7089662

اعلان داخلہ

آکسفورڈ اکیڈمی میں I.E.L.T.S & Spoken English میں داخلے جاری ہیں۔

رابطہ برائے پروفیسر عامر نثار سید 0334-3132928

سچی بوٹی کمپاؤنڈ

سچی بوٹی کی دونوں اقسام پر مشتمل کمپاؤنڈ اعلیٰ ترین مصفی خون ٹیبلیٹ زبردست رعایت کے ساتھ ہر سٹور پر دستیاب ہیں۔

حفظ ماتقدم چھوٹے بڑے ایک گولی روزانہ لیا کریں۔

تفصیل استعمال دوا پمفلٹ میں پڑھیں

مزید معلومات و مشورہ کیلئے

0331-2334647,0300-9293818

آزمائشی جوڑوں کا درد کورس فری

افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب "فیملی ڈاکٹر" کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے

مظہر ہومیو و ہربل فارما و ہسپتال

www.drmazhar.com

احمد نگر ربوہ: 0334-6372686

LEARN German LANGUAGE

By German Lady Teacher

صرف خواتین کے لیے

Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

ڈائجسٹو گیس اپھارہ تیزابیت پیٹ کی تمام تکلیفوں سے فوری نجات

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے

عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب

فون نمبر: 0344-7801578

بااختیار ڈیلر ڈاؤلینس۔ پیل۔ ہائر۔ LG۔ نوبل TV۔ سپر ایشیا۔ کیئر جنرل۔ انڈس

فریج۔ TV۔ مائیکروویو اوون۔ کوکنگ رینج۔ فل آٹومیٹک واشنگ مشین۔ ڈرائیر۔ کچن ہب۔ لاہور، فیصل آباد ریٹ پر حاصل کریں۔

نیو ربوہ الیکٹرونکس ریلوے روڈ ربوہ

047-6215934,6211661

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

اٹک پٹرولیم

احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ

سروس اسٹیشن کی سہولت بھی موجود ہے

جنریٹر کی سہولت | نئی انتظامیہ کے ساتھ

احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289

Study in UK

• No IELTS
• No Age Limit
• Bank Financing Available
• Minimum Qualification Matric
• Get CAS within 72 hours
• Free Job Assessment

Scholarship GBP 1,000

Secure Your Career

VISIONZ CONSULTANTS Immigration & Study Abroad

visionzconsultants@gmail.com

Also deals in Appeal Casses, visit visa, settlement & family sponsors

CANADA, UK, USA, SWEDEN & AUSTRALIA

Immigration, Job Offer

Investor & Business Category

416-A, Sadique Trade Center, Gulberg II, Lahore.

Tel#35817161, 0321/0300-4011814

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔ دسمبر

طلوع فجر	5:33
طلوع آفتاب	7:00
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	5:09

ہاضمے کا لذیذ چورن

تریاق معدہ

پیٹ درد۔ بد ہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے

ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفا خدا دیتا ہے۔

ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور

کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ

0300-7713148

ہر علاج ناکام ہو تو؟

ان شاء اللہ ہولزمک ہومیوپیتھی سے شفا ممکن ہے۔

بانی ہومیو ڈاکٹر سجاد 0334-6372030 047-6214226

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

NASEEM JEWELLERS

23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS

پروپرائٹر: میاں وسیم احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837 Mob:03007700369

Dawlance Exclusive Dealer

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔

گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ 047-6214458

FD-10